REGD No. L. 5254

69

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

ربوہ

۲۱ رجمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۳ صلح ۱۳۳۶ ھش ۲۳ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے ٹمپریچر بفضلہ نارمل ہے۔ اور کمزوری میں بھی تخفیف ہے۔

محترم نواب صاحب آج ربوہ سے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

سارے پاکستان میں ۲۶ جنوری کو یوم احتجاج منایا جائیگا

لاہور ۲۲ جنوری۔ سارے پاکستان میں ۲۶ جنوری کو "یوم سیاہ" منایا جا رہا ہے۔ اس دن بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر کو مشرقی پنجاب میں ضم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کئی جماعتوں نے ۲۶ جنوری کو مکمل ہڑتال کے فیصلہ کا اعلان بھی کیا ہے۔ بھارتی ہائی کمیشن نے ۲۶ جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے سلسلہ میں جن تقاریب کا اہتمام کر رکھا تھا۔ پاکستانی ری پبلکن پارٹی نے ان کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح کشمیر کے معاملے میں بھارت کی روش اور عزائم پر احتجاج کرنا مقصود ہے۔

کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کیلئے امریکہ ہر تعمیری کارروائی کی حمایت کریگا

ملک فیروز خان نون کو امریکی وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلس کی یقین دہانی

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ گزشتہ اتوار کے روز واشنگٹن میں وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون نے کشمیر کے سوال پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس سے بات چیت کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے باخبر ذریعوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اس ملاقات میں مسٹر ڈلس نے کشمیر سے متعلق امریکہ کے موقف پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل میں امریکہ ہر اس تعمیری کارروائی کی حمایت کرے گا۔ جس کا مقصد اس طویل مسئلے کو حل کرنا ہو۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس مسئلہ سے امریکہ کی دلچسپی اس امر سے بھی واضح ہے کہ اس روز تعطیل ہونے کے باوجود مسٹر ڈلس نے دفتر آ کر ملک فیروز خان نون سے ملاقات کی۔ اور اس اہم مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔

سلامتی کونسل سے شیخ عبداللہ کو آزاد کرانے کی اپیل

صدر سلامتی کونسل کے نام حکومت آزاد کشمیر کا تار

مظفر آباد ۲۲ جنوری۔ آزاد کشمیر کی حکومت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ مداخلت کر کے مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبداللہ کو جیل سے آزاد کرائے کیونکہ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت نے جو دہشت پھیلا رکھی ہے۔ شیخ عبداللہ ہی اس کے متعلق اصل شہادت دے سکتے ہیں۔ تار میں سلامتی کونسل سے یہ اپیل بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل کرنے کے بھارتی عزائم کو روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ تار میں مزید لکھا ہے کہ اس وقت ایشیا کے امن کو جو خطرہ لاحق ہے، وہ فوری اور بروقت کارروائی کرنے سے دور ہو جائے گا۔

جوہری ہتھیار کا ایک اور تجربہ

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ امریکی جوہری توانائی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے ایک اور جوہری ہتھیار کا تجربہ کیا ہے۔

شکریہ تعزیت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت ہائے احمدیہ اور احباب کی طرف سے تعزیتی پیغامات موصول ہو رہے ہیں جو تاروں اور خطوط کی صورت میں آ رہے ہیں۔ نظارت علیا ان تمام جماعتوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے وجود کے ساتھ جو برکات وابستہ تھیں انہیں جماعت احمدیہ اور احباب جماعت سے ہمیشہ جاری رکھے اور احباب جماعت کو مرحوم کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۷ء

مسئلہ خلافت علمی نقطۂ نظر سے

(قسط اوّل)

اہل حدیث کے ہفت روزہ "الاعتصام" میں مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کے قلم سے ایک مضمون بعنوان "خلیفہ معزول ہو سکتا ہے" بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔ تاحال دو اقساط نکل چکی ہیں۔ ہمیں شروع ہی میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جیسا کہ ایک عالم فاضل سے توقع نہیں ہو سکتی تھی۔ مولانا موصوف نے اس مضمون کو ایسے رنگ میں شروع کیا ہے۔ جس کو علمی اسلامی رنگ نہیں کہا جا سکتا۔ قطع نظر اس سے کہ آپ نے بجائے خالص علمی نقطۂ نظر سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے اسے فرقہ وارانہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے سب سے پہلے تو یہ غلطی کی ہے۔ کہ خلافت اور امارت کو ایک چیز قرار دے دیا ہے۔ اور اس مفروضہ پر مسئلہ خلافت کو بھی سیاسیات کے سمندر میں غرق کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کا پہلا ہی فقرہ یہ ہے۔

"حلقۂ قادیانیت میں آج کل یہ بحث چل رہی ہے۔ کہ خلیفہ یا امیر جب ایک دفعہ منتخب ہو کر مسند سیادت پر فائز ہو جائے۔ تو پھر معزول نہیں ہو سکتا۔"

احمدی لٹریچر میں منصب خلافت کی بحث کے دوران میں امیر کا لفظ کبھی خلیفہ کے مترادف کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔ اور نہ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ کسی اسلامی عالم فاضل نے منصب خلافت پر بحث کرتے وقت کبھی ان دونوں لفظوں کو ہم معنی خیال کر کے ایک کی بجائے دوسرا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ بنیادی غلطی ہے جو شروع ہی میں فاضل مضمون نگار نے کی ہے۔ اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ مضمون کی اٹھان کس نہج سے ہوئی ہے۔ ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

اس کے بعد چھٹتے ہی مولانا نے اپنے تعصب کا اس انداز میں اظہار فرمایا ہے۔ جو احمدیت کے نقادوں کا ہمیشہ سے شیوہ چلا آیا ہے۔ اس طریق کار نے آپ کے مضمون کا وہ وقار بھی زائل کر دیا ہے۔ جو محض عقلیت کی بنا پر مسئلۂ خلافت جیسے خالص اور انفرادی اسلامی مسئلہ کے حل کرنے میں آپ کو حاصل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ آپ شروع میں لکھتے ہیں:۔

"اس موضوع پر اظہار خیال سے پہلے ہمیں ان حضرات سے پوچھنا ہے۔ کہ آپ کے حلقوں میں اس بحث کی ضرورت آخر کیوں محسوس ہوئی۔ جبکہ آپ کے ہاں خلافت کا جو تصور ہے۔ وہ اس خلافت سے بالکل مختلف ہے۔ جس کے قیام و نصب پر مسلمان اسی طرح مکلف ہیں۔ جس طرح دوسرے امور دینی پر۔

آپ کی خلافت اس نبوت کی یادگار ہے۔ جس نے انگریز کی مستعمرانہ وسیسہ کاریوں کو استواری بخشی بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر کہنا چاہیئے۔ کہ جو معرض ظہور میں آئی ہی اس لئے تھی کہ انگریز کے خلاف جو جذبات مسلمانوں میں موجزن تھے۔ اور نئی نئی تحریکیں ابھر رہی تھیں ان کو موت کے گھاٹ اتارا جائے۔ یہ خلافت اس نبوت کی قطعی قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ جو عدل و ہدایت کے نظام اجتماعی کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ اور جو اس نصب العین کی تکمیل کے لئے بخشی جاتی ہے۔ کہ انسانی معاشرہ کو بہترین اور متوازن اقدار حیات پر مبنی ٹھہرایا جائے۔ آپ کے ہاں چونکہ نبوت کا تصور یہ ہے۔ کہ وہ کوئی انقلابی قسم کی چیز نہیں ہوتی بلکہ غلامی و خیمہ برداری کی قسم کی خدمات بھی اس سے لی جا سکتی ہیں۔ اور انگریز کے مشؤم عزائم کی وہ آلۂ کار بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے خلافت بھی ایسی ہو سکتی ہے۔ کہ جو دینی انداز کی پاپائیت ہو۔ جو جمہور کے اعتماد کے بجائے کشوف و رویا نامے بوقلمونی کے بل پر اپنا کاروبار چلا رہی ہو۔ اور جس کا مصرف صرف یہ ہو۔ کہ وہ اپنے خاندان کے لئے جاگیریں خریدے۔ اپنے بیٹوں کو "ھو الناصر" کہہ کر آگے بڑھائے۔ اور چندوں کا ایک جال جو ایک مرتبہ بچھ گیا ہے۔ اسے ہر آئینہ قائم و برقرار رکھے۔

یہ بحث اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ مرزائی حلقوں میں خلیفہ صاحب کے خلاف اچھی خاصی اپوزیشن پیدا ہو گئی ہے۔ اور کچھ لوگ سنجیدگی سے چاہ رہے ہیں۔ کہ میاں محمود اس منصب سے دست بردار ہو جائیں۔ اور کسی بہتر اور موزوں مرزائی کے لئے جگہ خالی کر دیں۔"

اس کے آگے ہی مولانا فرماتے ہیں کہ "خلیفہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں۔ یہ ایک علمی بحث ہے۔" سوال یہ ہے۔ کہ اگر مولانا اس علمی مسئلہ پر اظہار خیال فرمانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں احمدیت کے متعلق شروع میں وہ سراسر غلط باتیں کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ جو انہوں نے کہی ہیں۔ ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت سے تعاون خالصۃً للہ کیا۔ یا خدانخواستہ نفسانی مفاد کے لئے کیا اور کہ آپ منفرد نہیں بلکہ آپ نے وہی کیا۔ جو آپ سے پہلے بھی بڑے بڑے جید علمائے اسلام کرتے چلے آئے تھے۔ جن میں حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شاہ اسماعیل علیہ الرحمۃ جیسی عظیم ہستیاں بھی شامل ہیں۔ البتہ ہم یہاں صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ایک علمی مسئلہ پر بحث کرتے وقت ایک عالم فاضل انسان کو ہر قسم کے تعصبات سے بالا ہو کر قلم اٹھانا چاہیئے۔ امید ہے کہ آئندہ مولانا اس بات کو ضرور مدنظر رکھا کریں گے۔

(باقی)

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

الفضل مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۷ء میں "عہدِ خلافت ثانیہ میں اسلام کی عظیم الشان علمی خدمات" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ

"جب مارچ ۱۹۱۴ء میں پہلے خلیفہ کا مشیتِ الٰہی کے مطابق وصال ہو گیا۔ تو صدر انجمن احمدیہ نے کثرت رائے سے اپنے لئے دوسرا امام اور خلیفہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد اطال اللہ بقاءہٗ کو منتخب کر لیا۔ اور اس کی بیعت کی۔ اور یہ عہد کر لیا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے خلیفۂ ثانی کی اطاعت اسی طرح واجب ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت واجب تھی۔"

اس پر پیغام صلح (۱۶ جنوری ۱۹۵۷ء) نے یہ اعتراض کیا ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کھلے فرمان کے ہوتے ہوئے "کہ میرے بعد ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔" پھر کیوں صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا؟ لیکن یہ اعتراض ہرگز دیانتداری پر مبنی نہیں۔ کیونکہ اگر صدر انجمن کا یہ فیصلہ جرم ہے، تو یہ جرم اس سے پہلے خود پیغام صلح کے اکابرین بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر وہ اپنے دستخطوں سے یہ اعلان شائع کر چکے ہیں۔ کہ "حضرت مولوی صاحب موصوف (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ناقل) کا فرمان ہمارے واسطے ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

اس اعلان کی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی تردید نہیں فرمائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی اسے صحیح سمجھتے تھے۔

گویا پیغام صلح کے اکابرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جو فیصلہ کیا تھا۔ اسی کا اعادہ صدر انجمن احمدیہ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر کیا۔ لیکن تعجب ہے کہ پیغام صلح کو اپنے اکابرین کے فیصلہ میں کوئی خامی نظر نہیں آئی۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ اس کے نزدیک قابل اعتراض ٹھہرتا ہے۔ کاش پیغام صلح ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کی بھی خبر لے لیا کرے۔ تاکہ بعد میں نادم نہ ہونا پڑے۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پاکر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔ چونکہ ۲۰ فروری قریب آرہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

۷۰

منحرفین کی ابتر حالت اور قرآنی شہادت

"نوائے پاکستان" کی طرف سے انہیں پورے احراری بننے کی دعوت

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

قرآن مجید نے اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے کہ منافق آخرت میں سزایاب ہونے کے علاوہ دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ نہ مومنوں کی جماعت کو ان پر اعتماد ہوتا ہے۔ نہ ہی مخالفین کی نظر میں وہ کسی عزت واحترام کے مستحق ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیت مذبذبین بین ذالک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا (النساء ۱۴۳) میں اسی صداقت کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ منافق کو ادھر سے بھی دھتکارا جاتا ہے۔ اور ادھر سے بھی اسے دھتا بتایا جاتا ہے۔ یقیناً ایسے ضال اور تباہ حال انسان کا یہی انجام ہوتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ خدائی سلسلہ ہے جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس میں اسلام کے دورِ اول کی طرح بعض منافق پلتے جاتے ہیں۔ اور پھر ان کا وہی انجام ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے پہلے منافقین کا قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے

ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ کچھ منافقین کی فتنہ پردازی کا علم ہونے پر جماعت احمدیہ نے ان کے خلاف اظہار بیزاری کی۔ ان لوگوں نے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت کے خلاف محاذ قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین نے ان لوگوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ غیر مبائعین نے ان کے لئے اپنے سٹیج پلیٹ فارم اور تنظیم وغیرہ کو استعمال کرنے کی دعوت دی اپنے اخبار کے صفحات ان کے لئے وقف کر دیئے۔ اہل پیغام میں ان چند منافقین کے اخراج پر بڑی خوشی منائی گئی۔ اور یہ لوگ بھی اس آؤ بھگت کو دیکھ کر پھولے نہ سماتے تھے۔ غیر احمدی احراریوں نے بھی ان منافقین کو آلۂ کار بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ احراری اخبار "نوائے پاکستان" نے ان منحرفین کے جعلی اور جھوٹے بیانات کو نمایاں طور پر اشاعت دینا اپنا اہم مقصد قرار دے لیا۔ اور آئے دن سلسلہ احمدیہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ ان منافقین نے جانتے بوجھتے جماعت احمدیہ کے ان مخالفین سے ساز باز کی۔ تاکہ رب مگر خدائی سلسلہ کو مٹانے کی ناپاک کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ ورنہ کیا ان کو اتنی عقل نہ تھی کہ جب یہ اخراج شدہ افراد بزعم خود احمدی ہیں۔ اور ان کے عقائد جماعت احمدیہ کے ہی عقائد ہیں۔ تو سلسلہ کے مخالفین انہیں سینے سے لگانے کے لئے کیوں بے تاب بیٹھے ہیں۔ صاف ظاہر بات تھی کہ احراریوں غیر مبائعین اور منحرفین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے والی چیز جماعت احمدیہ کی عداوت اور سلسلہ حقہ کو تباہ کرنے کی کوششوں میں یگانگت ہی تھی۔ بلاشبہ یہ درست ہے کہ اگر ان منحرفین کے عقائد بدل چکے تھے۔ اور وہ احمدیہ عقائد کو غلط سمجھنے لگ گئے تھے۔ تو ان کو پورا پورا حق تھا کہ احرار میں شامل ہو جائیں۔ اور ایسا ہی اگر ان کو غیر مبائعین کے عقائد صحیح نظر آنے لگ گئے تھے۔ تو وہ غیر مبائعین میں شامل ہو جاتے۔ مگر احمدی عقائد کو درست اور برحق یقین کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا احراریوں اور پیغامیوں سے ہر قسم کی امداد حاصل کرنا اور ان کے اخبارات میں دن رات مضامین اور بیانات شائع کرانا کیونکر درست ہو سکتا ہے اور پھر اس حالت میں احراریوں اور پیغامیوں کا ان کی ہر طرح امداد کرنا کس طرح عقل میں آ سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ان کے ساتھ بھی منافقت کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہوں۔ گویا وہ اپنی پہلی منافقت پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار بیزاری کا یوں انتقام لینا چاہتے ہیں۔ کہ اب احراریوں اور غیر مبائعین سے بھی منافقت کا طریق اختیار کر کے ان کی امداد حاصل کریں۔ چونکہ یہ سب گروہ اپنے مقاصد مشترکہ میں متحد ہیں اور قرآن مجید کے الفاظ میں بعضھم اولیاء بعض کے مصداق ہیں۔ اس لئے ہمارے کہنے سے وہ اپنی روش کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بہرحال وہ اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ اور اہل حق اپنے راستہ پر گامزن رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حق کی تائید اپنے روشن نشانوں سے کرے گا۔ اور باطل کے پرستار شرمسار ہوں گے۔

جماعت احمدیہ سے خارج شدہ ڈیڑھ درجن افراد نے جماعت کے خلاف اشاعت باطل کے لئے اپنا نام "حقیقت پسند پارٹی" رکھ چھوڑا ہے۔ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۵۷ء کے "نوائے پاکستان" لاہور میں اسی پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے ایک مضمون "حقیقت پسند پارٹی سے چند گزارشات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے منحرفین کی حالت ذیل کے الفاظ میں بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"حزب مخالف نے اگرچہ حقیقت پسند پارٹی کے نام سے اپنی جماعت الگ بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ مگر یہ وہ بڑے پریشان کیونکہ قادیانی خلافت نے تو منافق غدار، ملحد اور دونوں جہانوں میں خائب وخاسر کا الزام دے کر اپنے سے ان کو عضوِ فاسد کی طرح کاٹ دیا ہے۔ ......

لاہوری حضرات ان کو دوسرے قادیانیوں کی طرح ہی سمجھتے ہیں۔ ان میں باہمی عقیدہ وخیال کا کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف تھوڑا سا خلافتی اختلاف ہے۔ اس بنا پر وہ ان کو اپنے قریب تک نہیں پھٹکنے دیتے۔ مرزائیت کی حالت میں مسلمانوں کا ان سے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ اسلام کے ایک بنیادی و اساسی عقیدہ کے منکر ہیں اور اسلام کے نزدیک یہ مرتد ہیں مسلمان کافر کی ذمی ہونے کی حیثیت سے حفاظت وصیانت تو کر سکتا ہے مگر مرتد کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ بلکہ مرتد کی سزا اسلام میں نہایت سنگین ہے۔ اس اعتبار سے یہ معاشرے سے بالکل کٹ چکے ہیں"

ناقل مضمون نگار نے منحرفین کی اس حالت کو جو خسر الدنیا والآخرۃ کی مصداق ہے ذکر تو یونہی نہیں کیا۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ:-

"اس پارٹی کے ایک رکن نے کچھ اسی قسم کا دکھڑا گزشتہ دنوں مدیر الاعتصام مولانا محمد اسحاق صاحب کو سنایا"

گویا ان لوگوں کو خود بھی منافقت کے اس برے انجام کا احساس ہونے لگا ہے۔ "نوائے پاکستان" کے مضمون میں جو "مخلصانہ مشورہ" ان منحرفین کو دیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے لکھا ہے

"ان خوفناک اور بھیانک نتائج سے محفوظ ہونے کی خاطر ہم اس پارٹی کے تمام حضرات کو مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ یوں اپنے کو ذلیل وخوار نہ کرو۔ اور نہ ہی اپنے خانوادوں کو خراب کرو بلکہ حقیقی حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے اسلام کی آغوش میں آجاؤ۔ اسلام کے دروازے آپ کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ ہم آپ کا پرتپاک خیر مقدم کریں گے نیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے آپ اپنے مخالفین کو بھی شکست دے سکتے ہیں"

(نوائے پاکستان ۱۷ جنوری ۱۹۵۷ء)

اب بزعم خویش "حقیقت پسند پارٹی" کے سامنے کڑا امتحان ہے۔ اب وہ دور ختم ہو چکا۔ جب احراری حلقوں میں ان کی یونہی آؤ بھگت ہوتی تھی۔ اب یا انہیں صحیح معنوں میں احمدیت سے برملا طور پر ارتداد وانحراف اختیار کرنا پڑے گا۔ اور باقاعدہ طور پر احراریوں کی آغوش میں جانے کا اعلان کرنا ضروری ہوگا۔ اور یا پھر موجودہ حالت میں احراریوں کی طرف سے ان "خوفناک اور بھیانک نتائج" کے بھگتنے کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ جو احراری شریعت میں "مرتد کی نہایت سنگین سزا" سے تعبیر ہوتے ہیں۔ مستقبل بتائے گا کہ یہ لوگ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں اور اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ پیغامی پلیٹ فارم آزمانے کے بعد اب احراری پلیٹ فارم بھی آزما دیکھیں۔

بہرحال یہ تو ظاہر ہو رہا ہے کہ قرآن مجید نے منافقین کی جس حالت کا نقشہ مذبذبین بین ذالک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء کے الفاظ میں کھینچا ہے وہ حرف بحرف ان منحرفین پر منطبق ہو رہا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

خواب کے ذریعے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کی صداقت کا انکشاف

سید محمد شاہ صاحب پنشنر آف فتح پور گجرات کا خط

سید محمد شاہ صاحب دفعدار پنشنر کی طرف سے مندرجہ ذیل خط حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے

پیارے سیدنا و اماما حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک یوم قبل مولوی محمد علی صاحب کا ایک ٹریکٹ میرے نام آیا۔ اور انہی دنوں مولوی فضل الدین صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات کا ایک خط بھی آیا کہ حضرت میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے مابین خلافت کا جھگڑا پیدا ہو گیا ہے اسلئے آپ لوگ بیعت کرنے میں جلدی نہ کریں۔ میرے دوسرے خط پر آپ خلافت کا فیصلہ ہونے کے بعد بیعت کریں۔ اسی شب میری اہلیہ محترمہ سیدہ فاطمہ بی بی صاحبہ کو خواب میں دکھلائی دیا کہ چاند ہلال کی صورت میں مشرق کی جانب طلوع ہوا ہے ان کے والد بزرگوار حضرت سید محمود شاہ صاحب آف فتح پور گجرات (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے) نے تعبیر بتلائی کہ خدا تعالیٰ آپ کو نرینہ اولاد عطا فرمائے گا۔ اور انہی دنوں میں مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ایک خواب دکھائی جو میں اپنے مالک حقیقی کو حاضر و ناظر جان کر قسمیہ بیان کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔

"مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ ایک مکان جس کا دروازہ مشرق کی جانب ہے کھلا ہوا ہے۔ جس کے گرد اگرد ہر ہر سمت پروں والے چھوٹے چھوٹے بچے نہایت حسین لیٹے ہوئے ہیں۔ میرے ہاتھ میں حمائل شریف ہے میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس مکان میں کیا شغل ہوتا ہے تو وہ بچے جو خدا تعالیٰ کے ملائکہ ہیں انہوں نے آواز دی کہ یہاں درس شروع ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ کونسے سیپارے کا درس ہوگا تو ان فرشتوں نے جواب دیا کہ تیسرے سیپارہ سے درس شروع ہوگا۔ تو میں اس مکان کے اندر چلا گیا تو اس کے سامنے ایک لمبی چوڑی میز ہے جس کے آگے تین کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ داہنی کرسی پر رسالدار میجر محمد اعظم خانصاحب بہادر تشریف فرما ہیں۔ دوسری کرسی پر جو ان کے بائیں طرف ہے اس پر بابو محمد عظیم صاحب جو خانصاحب بہادر مذکور کے کلرک ہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تیسری کرسی پر حضور پر نور (حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ) تشریف رکھتے ہیں۔ مجھے خواب میں ہی یہ تفہیم ہوئی کہ قرآن کریم کا پہلا درس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا تھا دوسرا درس حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دیا تھا اور اب تیسری بار حضرت میاں صاحب درس دینے والے ہیں۔ خواب میں میں نے آپ کے ہاتھ میں قرآن شریف دیکھا۔ اور میں منبر پر چڑھ گیا اور میں نے زور سے اپنا ہاتھ منبر پر مارا اور کہا کہ بے شک تیسرے سیپارے سے درس ہونا چاہیئے۔ میں نے پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر زور سے کہا کہ بے شک تیسرے سیپارے سے درس ہونا چاہیئے اور پھر تیسری دفعہ بھی اسی طرح زور سے ہاتھ مارا تو اس کی آواز نے مجھے خواب سے بیدار کر دیا"

جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میری زبان پر درود شریف جاری تھا۔ یہ خواب بھی میں نے حضرت سید محمود شاہ صاحب مرحوم آف فتح پور گجرات سے بیان کی۔ اس کے بعد میں اپنے گاؤں سے باہر شمال کی جانب نکلا تو حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد جو آجکل ربوہ میں کتب فروش ہیں۔ ان کے والد بزرگوار میاں حافظ شاہ محمد صاحب گجرات سے آرہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شاہصاحب حضرت مولانا صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گھر واپس چلا آیا۔ میں نے موصولہ ٹریکٹ اور خط کو پڑھا۔ تو میرے دل کو بہت صدمہ ہوا میں نے ٹریکٹ اور خط کو غصہ سے آگ میں جلا دیا۔ اور کہا کہ مجھے کسی زید اور بکر کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ میری اللہ تعالیٰ نے خود رہنمائی فرما دی ہے۔ میں تو حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔

اس کے بعد میں نے اپنی اور اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی بیعت کا خط قادیان تحریر کر دیا۔ اسی طرح حضرت سید محمود شاہ صاحب نے اپنی اور اپنی اہلیہ محترمہ کا بیعت کا خط لکھ دیا۔

سو خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہماری قبل از وقت رہنمائی فرمائی۔ اب تو مجھے کوئی خلافت حقہ سے ہلا نہیں سکتا۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

(آپکا ادنیٰ خادم: سید محمد شاہ پنشنر آف فتح پور گجرات)

مخرجین کا منصوبہ ناکام ہوگیا

گورنمنٹ اور احباب جماعت کیلئے قابل توجہ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہؤا۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزارہا افراد جماعت نے روحانی غذا حاصل کی اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو ان کے منصوبوں میں بھی سراسر ناکام کر دیا۔ مخرجین کا منصوبہ تھا کہ مرکز سلسلہ میں اشتعال انگیز حرکات کرکے جھگڑے اور فساد کی صورت پیدا کریں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بدنام کریں۔ ان کی اس سکیم کا اظہار اس بیان سے بھی ہو جاتا ہے۔ جو غلام رسول صاحب ۳۵ نے "نوائے پاکستان" مورخہ ۲۷ر دسمبر ۵۶ء میں شائع کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ:۔

(الف) "اس بات کا قوی امکان ہے کہ حکیم نور الدین صاحب کے خاندان کے بعض افراد کی زندگی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محفوظ نہ ہوگی۔ یہی نہیں بلکہ ہمیں یہ بھی خدشہ ہے کہ جلسہ کے ہنگامہ سے فائدہ اٹھا کر کسی فدائی کو خاص اس کام پر مقرر ہی نہ کر دیا جائے"

(ب) "اگر خاندان حضرت حکیم نور الدین صاحب کے کسی فرد پر کسی رنگ میں کوئی حملہ ہؤا تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست موجودہ سربراہ مرزا محمود پر ہوگی"

جلسہ سالانہ بخیریت گذر گیا اور مخالفین اپنی اس ناپاک سکیم میں سراسر ناکام رہے۔ احباب جماعت ان اقتباسات سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ مخالفین کی نیت کیا ہے ان حالات میں ان کی ذمہ داری کتنی زیادہ ہے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف ایسے اعلان شائع کرائے جاتے ہیں اور دوسری طرف مولوی عبد المنان صاحب وغیرہ سارے مردود تیں لاہور سے آکر جلسہ سالانہ میں برملا شریک ہوتے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور نظارت امور عامہ کے انتظام کی خوبی ہے۔ کہ مخرجین کی سکیم ناکام ہوگئی ہے تاہم احباب جماعت کو آئندہ بھی محتاط رہنا چاہیئے اور حکومت کے لئے بھی یہ قابل توجہ امر ہے کہ ان حالات میں اگر یہ لوگ خود کوئی ایسی صورت پیدا کر دیں کہ خواہ مخواہ مرکز سلسلہ کو بدنام کیا جائے تو اس سے بچاؤ کی مناسب صورت کیا ہے؟ (ا۔ ب)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کوئی فون نہیں ہے۔ فون نمبر ۵ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دفتر کا فون نمبر ہے۔ لہذا نمبر ۵ پر دفتر ہذا کے نام احباب فون بک کرایا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

آہ قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم آف لاہور

(از مکرم محمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سیرالیون مغربی افریقہ)

میرے دادا قاضی محبوب عالم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت پرانے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت مستری محمد موسیٰ صاحب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے فرمایا حضور مجھے ایک نیک نوجوان کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم کا ہاتھ پکڑ کر حضرت مستری صاحب کے ہاتھ میں پکڑوا دیا۔ دادا صاحب مرحوم ایک مدت مدید تک بطور منشی کے حضرت مستری صاحب کے ہاں ملازم رہے۔ بعد میں آپ نے اپنی دکان کھول لی۔ آپ ایک "قابل" تاجر تھے۔ شام کو جب آپ دکان بند کر کے گھر آیا کرتے، تو راستے میں اندرون دہلی دروازے کے "تاجروں کو تبلیغ کرنا شروع کر دیتے تھے۔ بعض اوقات رات کے گیارہ بارہ بج جاتے۔ لیکن آپ ہمہ تن تبلیغ میں مشغول ہیں۔ اور ایک بہت بڑا مجمع لگ جایا کرتا تھا۔ اس مجمع میں لوگ آپ کو مارتے پیٹتے تھے لیکن آپ نے ہرگز کبھی اس کی پرواہ نہیں کی تھی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات جب سنایا کرتے تھے، تو آپ پر ایک رقت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی آپ کو عشق تھا۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب علمی تقریر فرما رہے ہوتے تھے۔ تو آپ کے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ اور منہ سے دعائیہ فقرات نکلتے تھے۔ کہ اے خدا خلیفۂ وقت کی عمر لمبی فرما۔ اس کو صحت عطا فرما۔ "تا آپ کے مبارک وجود سے ہمیشہ ہم مستفید ہوتے رہیں۔

آپ نہایت ہی رقیق القلب تھے۔ بیٹھے بیٹھے سجدے میں گر جاتے تھے۔ اور اس قدر بلند آواز سے گریہ وزاری کرتے تھے۔ کہ اردگرد بیٹھنے والوں پر بھی رقت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ نہایت ہی متقی پرہیزگار عالم باعمل تھے۔ آپ کی زندگی سادہ تھی، اپنی باطنی پاکیزگی کے ساتھ آپ کی ظاہری شکل و صورت بھی نہایت رعب والی تھی۔ اور دیکھنے والوں پر ایک رعب طاری ہو جاتا تھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔

ایک دفعہ گردے کی درد ہوئی۔ یہ درد اتنی شدید تھی۔ کہ آپ کے گھر والوں نے سمجھا۔ کہ آپ چند گھنٹوں کے مہمان ہیں۔ اس درد و الم کی شدید حالت میں آپ خداتعالیٰ سے یوں مخاطب ہوئے۔ کہ اے میرے پیارے محسن میں تیرا ایک نہایت ہی عاجز و ضعیف بندہ ہوں۔ اس درد کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اے میرے محسن تو اس درد کے بغیر بھی مجھے موت دے سکتا ہے۔ اگر میرے لئے موت ہی مقدر ہے۔ تو اس درد کو کم کر کے مجھے موت دے دے۔ کیونکہ میں اس درد کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی حالت میں آپ کی آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھا کہ دو فرشتے دائیں اور بائیں کھڑے ہیں۔ بائیں طرف والے فرشتے نے دائیں طرف والے فرشتے کو کہا، کہ وقت تھوڑا ہے۔ اپنے کام کو جلد ختم کر لو۔ تب دائیں طرف والے فرشتے نے گردے والے مقام کو چیرہ دیا۔ پھر گردے کو ہاتھ ڈال کر صاف کر دیا۔ پھر اس زخم پر اپنا ہاتھ پھیر کر مقام کو متوازی کر دیا۔ تب بائیں جانب والے فرشتے نے دائیں جانب والے فرشتے کو مخاطب ہو کر کہا۔ مبارک کہ تم نے اپنے کام کو وقت پر ختم کر لیا۔ بعد ازاں آپ کی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا کرتے تھے کہ بائیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن فرشتے کے ہاتھ سے شفا یافتہ گردے میں کبھی درد محسوس نہیں ہوئی۔

اسی طرح آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ ایک دفعہ گوجرانوالہ گئے۔ وہاں ایک مسجد میں آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک آدمی مسجد کی سیڑھیوں سے باہر خداتعالیٰ کے متعلق نہایت ہی دلآزار کلمات کہہ رہا ہے۔ جو گالیوں سے بھرپور ہیں۔ آپ نے اس سے وجہ پوچھی۔ کہ تو کیوں خداتعالیٰ کو گالیاں دے رہا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اگر کوئی خدا ہوتا تو مجھ سے ایسا سلوک نہ کرتا۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا اور لڑکی تھا۔ لڑکا طاعون سے مر گیا ہے۔ اور اب لڑکی کو بھی پھوڑا نکل آیا ہے۔ اور اس کی نزع کی حالت ہے۔ میں لڑکی کی اس حالت کو برداشت نہ کر کے گھر سے بھاگ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کو گالیاں مت دو۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو وضو کرنے کے لئے کہا۔ اور آپ نے بھی وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے اس کو اپنے دائیں کھڑا کر لیا۔ اور دو رکعت ہم نماز کی نیت کی۔ جب میں سجدہ میں گیا۔ تو میری اور اس شخص کی چیخیں نکل گئیں۔ میں نے خداتعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرے پیارے خدا۔ دیکھ یہ تیرا ایک ضعیف بندہ ہے۔ اور تو قادر مطلق خدا ہے۔ ایک نہایت ہی معمولی سی بات کی وجہ سے یہ تیرا بندہ تیری راہ سے گمراہ ہو رہا ہے۔ اے میرے پیارے خدا تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ تو اپنے فضل سے اپنے اس بندے کو گمراہی سے بچا۔ آدھ گھنٹہ تک سجدے میں دعا کی۔ فرمایا کہ سجدے میں ہی خداتعالیٰ نے مجھے بتایا۔ کہ لڑکی کو صحت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں سجدے سے اٹھا۔ اور اس آدمی کو کہا۔ کہ گھر جاؤ۔ تمہاری لڑکی کو صحت ہو گئی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا۔ کہ حضرت میں تو لڑکی کو نزع کی حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ اور اس پر اتنا سخت بخار ہے۔ جس کا اندازہ ہی نہیں۔ میں کس طرح گھر جاؤں۔ اگر میں گھر گیا۔ تو یہی خبر سنوں گا۔ کہ لڑکی مر چکی ہے۔ اور یہ خبر میں سن نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے اس کو بہت مجبور کیا۔ کہ گھر جا کر لڑکی کو دیکھو۔ آخر چار و ناچار ڈرتے ڈرتے اس نے گھر کی طرف قدم اٹھائے۔ جب وہ گھر پہنچا تو دیکھا کہ لڑکی چارپائی پر کھیل رہی ہے۔ نہ بخار ہے۔ اور نہ ہی پھوڑے کا کوئی اثر۔

الغرض آپ کا وجود ہمارے لئے نہایت ہی بابرکت تھا۔ آپ کا ہم سے جدا ہو جانا ہمارے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ میں احباب کرام سے اور خصوصاً درویشان قادیان سے ملتجی ہوں کہ وہ آپ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خداتعالیٰ آپ کو جنت میں بہتر سے بہتر مقام پر رکھے۔ اور ہم سب آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار محمد صادق مبلغ سیرالیون بیکالی
West Africa

غیر مبائعین کی کارروائیوں کے متعلق ایک عینی شہادت

(از مکرم محمد نصیب صاحب خانقاہ ڈوگراں)

میں نے کل رسالہ "اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات" پڑھا۔ گذشتہ ۴۵ سال کے حالات آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ ان میں بہت سے ایسے واقعات ہیں، جو میرے آنکھوں دیکھے اور کانوں سنے تھے۔ جبکہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہیڈ کلرک تھا۔

مکان بھیرہ والے تنازع مابین حضرت خلیفہ اول رضؓ و اکابرین پیغام کے متعلق حضرت مولوی صاحب رضؓ نے مجھے ایک روز نہایت رنج سے فرمایا۔ کہ ان کو یعنی مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو کہہ دو۔ کہ میرا کہا مان جائیں۔ ورنہ میں سزا دوں گا۔ اور وہ یہ کہ نذرانہ کا روپیہ انہیں نہ دیا کروں گا۔

نیز مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ ٹریکٹ اعلان حق مولوی محمد علی صاحب نے خود لکھا تھا۔ انہیں کام کے لحاظ سے مجھ پر بڑا اعتبار تھا۔ مجھے ایک روز اپنی کوٹھی واقع دارالعلوم پر بلایا۔ اور علیحدہ لے جا کر وہ مسودہ مجھے دیا۔ اور کہا۔ کہ "کسی سے ذکر نہ کرنا"۔ اسے میگزین پریس میں چھاپ دو۔ ٹریکٹ چونکہ کثیر تعداد میں مطلوب تھا۔ میں نے کہا۔ اس پریس پر اتنی تعداد میں نہیں چھپ سکتا۔ تجویز رہ گئی۔ تب یہ کاتب ریویو سے لکھوا کر لاہور بھیجا گیا۔ اور چھپ کر وہیں رکھا گیا۔ اور انتظار ہونے لگا۔ کہ جونہی خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے فوت ہونے کی خبر آئے۔ یہ ٹریکٹ تقسیم کیا جائے۔ اس کا ثبوت یہ ہے، کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ کی فوتیدگی کی تاریں جماعتوں کے نام دینے کے لئے میں اور منشی محبوب عالم صاحب مرحوم آف لاہور بٹالہ اور امرتسر آئے۔ لاہور اور معین دوسری جگہ "تار دیدی گئی۔ وقت ختم ہونے پر ہم باقی تاریں دینے کو امرتسر بھاگے۔ جب سٹیشن امرتسر پر فارغ ہو کر آئے۔ اور لاہور سے بٹالہ جانے والی گاڑی آئی۔ اس میں کثرت سے احباب لاہور تھے۔ اور ہر ایک کے ہاتھ میں وہ ٹریکٹ تھا۔ اس کے علاوہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے۔ کہ مستری عبدالکریم۔ ڈاکٹر عبداللہ۔ اور اخبار مباہلہ۔ فخرالدین ملتانی کے ٹریکٹ۔ احمدیہ بلڈنگس سے مختلف مقامات پر بھیجے جاتے تھے۔ عبداللہ کشمیری کے ذریعہ لاہور سے دہلی اور پشاور تک اپنے خرچ پر شائع اور تقسیم کئے گئے۔ میں نے بھری مجلس میں پیغامیوں کے بڑے بڑے عمائد کے سامنے اپنی عادت کے مطابق بلاخوف و خطر کہہ دیا۔ کہ مرشد جانو یا مرید جانو تم کیوں ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ الخ کے خلاف کرتے ہو۔ اس کے گواہ مکرم سید امجد علی شاہ صاحب ہیں۔ جو ان دنوں جنرل سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام تھے۔

محمد نصیب از خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء

تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنیکا ذریعہ ہے

فرمایا:۔ "یاد رکھو! چندہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام رُکے نہیں رہتے۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہوتا ہے"

آپ کو اسی واسطے تحریک و تحریص دلائی جاتی ہے کہ آپ اپنے ایمان کو پہاڑ کی طرح مضبوط کرنے کے لئے "تحریک جدید کے جہاد کبیر" میں حصہ لیں۔ تحریک جدید کا جہاد وہ ہے جو "جاھدھم بہ جھادًا کبیرًا" قرآن کریم کو لے کر جہاد کبیر کرو۔ پس سب سے بڑا علم یہی ہے۔ اسی لئے حضور نے فرمایا ہے

اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نمازوں روزوں سے جنت لے لو گے۔ تو تمہاری مرضی لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کے حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم "تحریک جدید میں حصہ لو" تکالیف اور مشکلات آتی ہیں تو آنے دو۔ لیکن تبلیغ کو نہ چھوڑو تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے اور تا تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ سکو کہ ہم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں۔

دوسری نہایت ضروری بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب کرام وعدے دے چکے ہیں انہیں چاہیئے کہ جنوری۔ فروری اور مارچ میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اور دل میں پختہ عزم کریں کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی یہ ادائیگی ان کو سابقون الاولون میں شامل کرنے کا ذریعہ۔ اس طرح تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا کریں گے۔ ان کے نام ۳۱ مارچ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے اور ان کا یہ عملی اقدام دوسروں کے لئے اخبار الفضل میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جو احباب وعدے کے ساتھ ہی ادا بھی کر چکے ہیں۔ ان کی فہرست عنقریب حضور میں دعا کے لئے پیش کر کے اخبار میں شائع ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وکیل المال تحریک جدید

اپنے ٹیلیفون نمبر سے مطلع فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں ٹیلیفون لگ چکے ہیں۔ اور ٹرنک کال بھی جاری ہو چکی ہے چونکہ ابھی تک ڈائرکٹری یہاں مہیا نہیں ہوئی۔ اس لئے ربوہ سے باہر کے دوست جن کے ہاں ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں اپنے ٹیلیفونوں کے نمبروں سے اطلاع دیں۔ تاکہ وہ دفتر میں نوٹ کر لئے جائیں اور بوقت ضرورت ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے

نوٹ:۔ ربوہ کے ٹیلیفون کے نمبرات الفضل مورخہ ۱/۱۲ ۱ میں شائع ہو چکے ہیں

(ناظر اعلیٰ)

انعامی تحریری مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ایک انعامی تحریری مقابلہ کروایا جا رہا ہے جس کے لئے حسب ذیل مضمون مقرر کیا گیا ہے۔

"اسلامی نظام خلافت سب نظاموں سے بہتر ہے"

اس مقابلہ میں تمام مجالس کے خدام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مضمون کم از کم ۲۰ اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ صفحات (فلسکیپ سائز) پر مشتمل ہو۔ مضمون ۱۵/۲/۵۷ تک خاکسار کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اول اور دوم آنے والے خدام کو مناسب انعام دیا جائے گا۔ جملہ مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنے خدام میں مناسب رنگ میں اس مقابلہ میں شرکت کی تحریک کریں۔ اور مقابلہ میں شریک ہونے والوں کے ناموں سے شعبہ ہذا کو فوری اطلاع دیں۔

(ناظم شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

مرکزی دفتر اور ہال خدام الاحمدیہ

غیر معمولی جدوجہد

خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداروں اور ارکان کی فوری توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر اور ہال کی تعمیر کے لئے سنہ ۱۹۵۰ء کے سالانہ اجتماع میں فیصلہ ہوا تھا کہ اس مقصد کے لئے تین سال میں پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے مگر بعض مجالس کے اس طرف کما حقہٗ توجہ نہ دینے کی وجہ سے ابھی تک مجوزہ رقم میں سے نصف رقم بھی جمع ہو کر مرکز میں نہیں پہنچی۔ جس کی وجہ سے ابھی تک یہ عمارت تشنۂ تکمیل ہے۔

لہذا امسال سالانہ اجتماع پر شوریٰ کے جملہ ممبران نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس کی فوری تکمیل ضروری ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ بقیہ رقم جو تیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس کی فراہمی کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جائیں۔ لہذا جملہ مجالس تعمیر کے مجوزہ بجٹ کا بقیہ اسی سال کے اندر اندر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نیز یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو مجالس یا حضرات مندرجہ ذیل صورت میں آنے والی نوجوان نسل کے لئے نیک مثال قائم کریں ان کے نام دفتر مرکزیہ کے ہال میں کندہ کرائے جائیں۔ تاکہ رہتی دنیا تک ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

(۱) ایسی مجالس جو اپنے مجوزہ بجٹ سے ڈیڑھ گنا فراہم کر کے جمع کرائیں۔

(۲) ایسے حضرات جو کم از کم یکصد روپیہ بطور عطیہ دیں۔

(۳) ایسے خدام جن کا شرح کے مطابق یکصد روپیہ یا اس سے اوپر بنتا ہو اور اس سال کے اختتام تک ڈیڑھ گنا ادا کریں۔

کیونکہ یہ دفتر اور ہال مجلس عالمگیر کے مرکز میں تعمیر ہو رہا ہے۔ لہذا بیرونی ممالک کی مجالس اور ارکان سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لینے میں پاکستان کی مجالس اور ارکان سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس جہان میں بھی اور دوسرے جہان میں بھی حقیقی کامیابی اور خوشی عطا فرمائے اور اس کی رضا مجھے حاصل ہو۔ آمین

عبدالستار حامد کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نوٹ:۔ آپ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینجر الفضل)

(۲) میری محترمہ نانی صاحبہ اہلیہ مکرمی بابو محمد حیات صاحب آف سیالکوٹ عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ آجکل کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد الطاف تنویر۔ لاہور

(۳) خاکسار کی والدہ عرصہ چھ ماہ سے جگر کے عارضے میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد ظفر اللہ لانڈھی کراچی ۱۹

(۴) میری بھتیجی عزیزہ نسیم اختر بعارضہ بخار، کھیوڑہ میں بیمار ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے

بابو کرم الٰہی کلرک سا چھوکر، لاہور

(۵) میرا لڑکا رانا نصر اللہ خاں بی۔ اے فزیکل ڈائریکٹر گورنمنٹ ماڈل سکول لائلپور قریباً ڈیڑھ سال سے انتڑیوں میں خرابی کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ میرا دوسرا لڑکا رانا مجید اللہ لفٹیننٹ جو کہ آجکل لنڈن میں زیر تعلیم ہے اس کا کورس مورخہ ۲۰/۵/۵۷ کو ختم ہو رہا ہے۔ عزیز کی امتحان میں نمایاں کامیابی، صحت و درازیٔ عمر اور بخیریت واپس پاکستان آنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عنایت اللہ ہیڈ ڈسپنسر اکرم منزل گجرات

(۶) بندہ کے خلاف ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

فیض احمد فاخر سکنڈری اے۔ جی آفس لاہور

(۷) احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاروبار میں ترقیات عطا کرے اور تمام مشکلات دور فرمائے

محمد ابراہیم از مغلپورہ گنج

عرب رہنماؤں نے صدر امریکہ کا منصوبہ مسترد کر دیا

عربوں کی پالیسی کی بنیاد صرف عرب نیشنلزم ہی بن سکتا ہے

قاہرہ ۲۱ جنوری حکومت مصر کے محکمہ اطلاعات کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عرب رہنماؤں نے اپنی کانفرنس میں صدر آئزن ہاور کے مشرق وسطیٰ کے لئے نئے منصوبے پر غور کیا ہے اور اسے بالاتفاق مسترد کر دیا ہے۔

کل رات جاری ہونے والے اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ان رہنماؤں نے اس منصوبے کے بارے میں اپنے اپنے نظریات کی وضاحت کی ہے اور وہ سب کے سب اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ اس منصوبے کو مسترد کر دیا جائے اور کہا ہے کہ عربوں کی پالیسی کو مرتب کرنے کی مستحکم بنیاد صرف عرب نیشنلزم ہی ہے۔

عرب رہنماؤں نے یہ بھی عہد کیا ہے کہ ان کے ممالک کسی غیر طاقت کے اثر و رسوخ کے دائرے میں نہیں آئیں گے۔ انہوں اتفاق رائے سے طے کیا ہے کہ شاہ سعود جب واشنگٹن پہنچیں تو وہ امریکی حکومت کے سامنے عرب رہنماؤں کے اس نقطۂ نظر کو پیش کر دیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ مصر کے علاقے پر اسرائیل کا قبضہ خطرناک نتائج کا باعث بنے گا۔ اس کے علاوہ ان امور پر بھی اتفاق رائے کیا گیا ہے کہ سویز پر مصری اختیار اعلیٰ کو مجروح کرنے کی ہر کوشش کا سختی سے مقابلہ کیا جائے گا۔ برطانوی جارحیت کے خلاف یمن کو امداد دی جائیگی اور الجزائری حریت پسندوں کی ہر مرحلے پر امداد کی جائے گی۔

یاد رہے کہ اس کانفرنس میں شاہ سعود شاہ حسین صدر ناصر اور شامی وزیر اعظم صابری العسلی نے شرکت کی ہے

پانچ پونڈ کے ساتھ دنیا کا دورہ

لندن ۱۸ر جنوری۔ آکسفورڈ کا ایک ۲۲ سالہ گریجویٹ سورگن ایلسٹیر دنیا کا دورہ کرنے کے بعد یہاں واپس آیا ہے۔ دورہ کرتے وقت اس کے پاس صرف پانچ پونڈ کا سرمایہ تھا۔

اس نے بتایا ہے کہ دورہ ختم کرنے کے بعد اگرچہ میرے پاس کوئی دولت تو نہیں ہے۔ لیکن دوستوں کے سلسلے میں کافی دولت مند ہو گیا ہوں

ایلسٹیئر نے دسمبر ۱۹۵۵ء میں جغرافیہ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد یونیورسٹی کے طلبہ کے نام ڈیوک آف ایڈنبرا کا یہ چیلنج پڑھا تھا کہ میں ایسے گریجویٹ کو دیکھنا چاہتا ہوں جو پانچ پونڈ کا سرمایہ لے کر دنیا بھر کا دورہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ وہ برطانیہ سے مونٹریال پہنچا اور وہاں سے وہ دریائے ایمزن کے راستے ہماگیا جہاں کچھ عرصہ تک ۱۰ پونڈ فی ہفتہ کی اجرت پر لکڑی وغیرہ لادنے کا کام کرتا رہا۔ اس کے بعد امریکہ اور کینیڈا کا سفر کرنے کے بعد ایک برطانوی باربردار جہاز کے ذریعے سائبیریا پہنچا اور پھر جاپان اور ملایا بھی گیا بنکاک میں اس نے طلباء کو لیکچر دئے اور وہاں سے بذریعہ طیارہ اس کے لئے مفت برما جانے کا انتظام کر دیا گیا۔ وہاں سے کلکتہ اور بمبئی ہوتے ہوئے کینیا کے راستے بحری جہاز پر ڈیوٹی دیکر واپس آگیا ہے۔

اس کے بیان کے مطابق یہ امر بہت ہی حوصلہ افزا ہے کہ ہر جگہ بہت زیادہ خیر سگالی کا جذبہ موجود ہے۔ لوگ آپ کی ضمانت دینے کو تیار ہو جاتے ہیں اور حکام قواعد و ضوابط کو نرم کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔

نیویارک ۱۸ر جنوری اقوام متحدہ کے مصری مندوب نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کو مطلع کیا ہے کہ اردن کی سرحد پر اسرائیل نے اپنی افواج جمع نہیں کیں یاد رہے کہ جنرل اسمبلی میں اردن کے مندوب نے ۱۷ر جنوری کو اسرائیل پر الزام لگایا تھا کہ اسرائیل اردن کی سرحد پر افواج جمع کر رہا ہے۔

---

۵ میں اسلحہ بظاہر الجزائر کے باغیوں کے لئے فراہم کیا تھا۔ مگر شہادت ملی ہے کہ در اصل یہ حکومت لیبیا کے خلاف استعمال کئے جانے والے تھے

لیبیا کے خلاف مصر کی سازش

لندن ۱۸ر جنوری لیبیا کے حکام ان دنوں ملک میں گڑبڑ پیدا کرنے کے نئے اقدامات کی پیش بندی کرنے میں مصروف ہیں۔ عنقریب قاہرہ میں کرنل صادق کے خلاف فوجی عدالت میں کارروائی شروع ہونے والی ہے۔ وہ طرابلس میں مصر کے فوجی اتاشی تھے اور دو ماہ قبل حکومت لیبیا نے انہیں تخریبی سرگرمیوں کے باعث ملک سے نکال دیا تھا۔

حکومت لیبیا مصر کی ان خفیہ کارروائیوں کے متعلق ثبوت فراہم کر رہی ہے۔ جن کا مقصد لیبیا کے دستور اساسی کا تختہ الٹ کر اسے شمالی افریقہ میں مصری اثر و رسوخ کے تحت لانا ہے

سابقہ مصری اتاشی نے بھاری مقدار

افریقہ کی مسلم آبادی دگنی ہوگئی

۶۲

پیرس ۲۱ر جنوری۔ موسیو برلیو نے سیاسی اور اخلاقی سائنس کی اکاڈمی کا ایک اندازہ پیش کیا ہے جس کے مطابق گذشتہ بیس سال میں افریقہ کی مسلم آبادی دگنی ہو گئی ہے ان کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۳۱ء میں مسلمانوں کی آبادی چار کروڑ تھی جو ۱۹۵۱ء تک آٹھ کروڑ ہو گئی۔ اس اندازے میں مصر اور شمالی افریقہ کے عرب ممالک بھی شامل ہیں۔

افریقہ کے "سیاہ فام" بڑی تعداد میں اسلام قبول کر چکے ہیں اور سیاہ فام مسلمانوں کی تعداد دو کروڑ اسی لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے سیاہ فام کیتھولک عیسائیوں کی تعداد کا اندازہ ایک کروڑ تیس لاکھ اور پروٹسٹنٹوں کی تعداد کا اندازہ چالیس لاکھ ہے۔ اور افریقہ کے تیرہ کروڑ باشندوں میں سے آٹھ کروڑ پچاس لاکھ اب بھی قدیم افریقی مذاہب کو مانتے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا سیشن سپرد ہے احباب کرام و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا وند کریم اسے باعزت بری فرمائے آمین۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

خاکسار سلطان احمد سابق اززمانوں

دو ماہ تک معاہدہ بغداد کا مکمل اجلاس بلانے کا فیصلہ

انقرہ ۱۸ر جنوری۔ با اختیار ذرائع کی اطلاع کے مطابق کل یہاں معاہدۂ بغداد کے چار اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کے خفیہ اجلاس میں اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کہ دو ماہ کے اندر اندر معاہدۂ بغداد کا مکمل اجلاس بلایا جائے۔ یہ اجلاس کراچی میں منعقد ہوگا۔ انقرہ کے اجلاس میں پاکستان۔ ایران۔ عراق اور ترکیہ کے وزرائے اعظم شریک ہیں۔ معاہدے کا پانچواں رکن برطانیہ ہے۔ لیکن اسے اس اجلاس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ کیونکہ مصر پر برطانوی حملے کے بعد عراق نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ایسے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کرے گا۔ جس میں برطانوی نمائندہ موجود ہو۔

ان ذرائع نے مزید بتایا۔ کہ کراچی کے مکمل اجلاس میں جس میں پانچوں رکن ممالک شریک ہوں گے۔ مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال کے علاوہ رکن اسلامی ممالک کے ان بڑے بڑے مسائل کا جائزہ لیا جائے گا۔ جن سے ان ملکوں کے امن اور استحکام کو خطرہ لاحق ہے۔ پاکستان۔ ایران اور عراق کے وزرائے اعظم کل انقرہ پہنچے تھے۔ اور ان کا پہلا اجلاس صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار کی زیر صدارت کل رات شروع ہوا تھا۔ ترکیہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے علاوہ عراق اور ایران کے وزرائے خارجہ بھی اجلاس میں شریک تھے۔ یہ اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔

مشرقی پاکستان میں کوئلہ کی کان

ڈھاکہ ۱۸ر جنوری۔ ضلع فریدپور کے مداری پور اور گوپال گنج سب ڈویژن میں تقریباً دو سو مربع میل کے رقبہ میں پھیلی ہوئی کوئلہ کی ایک کان ملی ہے۔ طبقات الارض کے ماہرین کوئلہ کے اس علاقے کا سروے کرنے میں مصروف ہیں۔ تجربات کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ اس کان سے حاصل ہونے والا کوئلہ ایندھن۔ الیکٹرک جنریٹروں۔ لانچ اور فیکٹریوں کے کام آسکے گا۔

برطانوی کابینہ مکمل ہوگئی

لنڈن ۱۸ر جنوری برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل اپنی کابینہ مکمل کر لی کل شام جو چھ نئے نائب مقرر کئے گئے وہ وہی ہیں جو ایڈن کے عہد اقتدار میں یہ فرض ادا کیا کرتے تھے۔ صرف شاہی خاندان کے کنٹرولر کے عہدہ پر ایک نیا شخص۔ جیرالڈ ولز۔ مقرر کیا گیا ہے

میکملن کابینہ میں حال ہی میں جو وزیر شامل کئے گئے ہیں ان میں سے دو وزراء کے تقرر پر مقامی حلقوں میں انتہائی تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں وزیر کنزرویٹو پارٹی کے ان گروپوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مصر کے خلاف مسلح کارروائی کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے بالکل متضاد نظریات رکھتے تھے۔

ایک وزیر سر ایڈورڈ بائل (۳۵) ہیں آپ مصر پر حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر مسٹر ایڈن کی کابینہ سے مستعفی ہو گئے تھے۔

دوسرے وزیر مسٹر جولیان ایمری (۳۷) ہیں آپ اس گروپ کے لیڈروں میں سے ایک ہیں۔ جو مصر کے خلاف زیادہ مؤثر اور سخت کارروائی کا مطالبہ کر رہا تھا۔

میری دانست میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اسلام کے ایک سچے مبلغ تھے

میں نے انہیں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا شیدائی پایا

حضرت مفتی صاحبؓ کی وفات پر ایک غیر احمدی دوست مولوی عبدالودود صاحب سرحدی کا خط

ایک غیر احمدی دوست مولوی عبدالودود صاحب سرحدی نے پشاور سے ایڈیٹر الفضل کے نام ایک خط میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگرچہ جماعت احمدیہ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور میں احمدیت کا مخالف ہوں۔ پھر بھی میں یہ گواہی دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مفتی صاحب ایک سچے مبلغ اسلام اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی تھے۔ مولوی عبدالودود صاحب کا خط من وعن درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف جناب روشن دین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی رحلت کی خبر پڑھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون کی عملی تفسیر سامنے آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

میری دانست میں وہ ایک سچا مبلغ اسلام تھا اور اس کی تحریر میں اسلام کی پاکیزگی تھی اور ظاہر اور باطن میں وہ محمد عربی صلعم کا شیدائی تھا۔ چونکہ میں احمدیت یا مرزائیت یا قادیانیت کا مخالف ہوں اس لئے میں نے کبھی یہ امر مطالعہ نہیں کیا کہ ان کو احمدیت سے کتنی محبت تھی۔ بلکہ میں نے ایک بار ایک سفر میں جو دہلی اور لاہور کے درمیان ان سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہوا تھا۔

اور اس کے بعد مجھے ان کے مبلغ اسلام ہونے میں کبھی شک نہیں گذرا۔ اسلئے مجھے بہت صدمہ ہوا۔ میرے اس خط کو ان کے لواحقین تک پہنچائیں

فقط والسلام

مولوی عبدالودود سرحدی

سرکی دروازہ۔ پشاور

(پاکستان)

پراونشل انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات پر

قرارداد تعزیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سے یقیناً ہر احمدی کو دلی غم اور افسوس ہوا ہے۔ آپ کی وفات نے جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جس کی تلافی بہت مشکل ہے

حضرت مفتی صاحب کو مشرقی پاکستان کے احباب کے ساتھ خصوصیت سے ایک دلی لگاؤ تھا۔ آپ اپنی خاص دعاؤں میں مشرقی پاکستان کے احباب کو بھی شامل کیا کرتے تھے۔

اس موقعہ پر تمام احمدیان مشرقی پاکستان گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

نیز ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور درجات بلند کرے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد عمر بشیر احمد

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان

جماعت احمدیہ کراچی کی قرارداد

انجمن احمدیہ کراچی کا ایک غیر معمولی اجلاس آج مورخہ ۱۸/۱/۵۸ بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

انجمن احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلےٰ درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مفتی صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "محب صادق" کے خطاب سے نوازا ہے حضور کے قدیم ترین مخلص صحابی تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آپ کو یہ سعادت بخشی اور توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے ساٹھ برس سے زائد عرصہ تک نہایت عقیدت اور اخلاص کے ساتھ دنیا کے اطراف و اکناف میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پُر کرنے کی ذمہ داری جماعت کے تمام افراد پر عائد ہوتی ہے

حضرت مفتی صاحب کی زندگی قرآن کریم کی آیت "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین" کی زندہ تفسیر تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق بخشے کہ ہم حضرت مفتی صاحب کے نمونہ کی تقلید کریں تاکہ قربانی۔ فدائیت۔ عبادت گذاری اور دعاؤں میں شغف کا وہی رنگ پیدا ہو جائے جو ہمارے واجب الاحترام بزرگوں کا طرہ امتیاز تھا اور حضرت مفتی صاحب جس کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور کا عام اجلاس بعد از نماز جمعہ ۱۸/۱/۵۸ کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور خلوص دل کے ساتھ گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر قدیم ترین خوش قسمت مخلص صحابی تھے۔ انہیں اپنے آقا علیہ السلام کی بے مثال رفاقت نصیب ہوئی اور ان کو ایک لمبے عرصہ تک نہایت عقیدت اور کامل اخلاص کے ساتھ حضور علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے احکام کے ماتحت اشاعت اسلام کے کام میں دنیا کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں میں کامیاب جرنیل کی حیثیت سے قابل قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی اور اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضلوں کے ماتحت حضرت مفتی صاحب کی مساعی کو بارآور بنایا

حضرت مفتی صاحب کی وفات کو قومی صدمہ خیال کرتے ہوئے ہماری صدق دل سے نہایت ہی عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلےٰ علیین میں مقام عطا فرمائے (آمین) اور جس طرح حضرت مفتی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدمت اسلام کرتے ہوئے دنیاوی زندگی گذاری۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت عطا فرمائے (آمین) اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی اسی طرح خدمت کر سکیں۔ جس طرح حضرت مفتی صاحبؓ نے تمام عمر کی۔ (آمین)

(امیر جماعت احمدیہ لاہور)

اعلان نکاح

"قریشی محمد اکرم صاحب بی اے سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج کیمبل پور ابن قریشی عزیز محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول باہتر ضلع اٹک کا نکاح نذیر بیگم صاحبہ بنت راجہ امام الدین صاحب مرحوم ساکن ڈنگہ ضلع گجرات کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱۲/۵۷ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا درویشان قادیان و جملہ احباب جماعت احمدیہ دعا فرمائیں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے مبارک ہو۔

(نذیر محمد پنشنر حوالدار دوکاندار چھوٹی لنڈی کیمبل پور شہر)